اندھیری شب ہے جدا اپنے قافلے سے تو
میرے لئے ہے تیرا شعلۂ نوا قندیل

خواجہ خدا بخش اکیڈمی خیرپور

منارۂ نور

گلہائے عقیدت

بحضور محبوب الٰہی حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ خیرپوری

- منجانب -

خواجہ خدا بخش اکیڈمی خیرپور

شجرۂ نسب

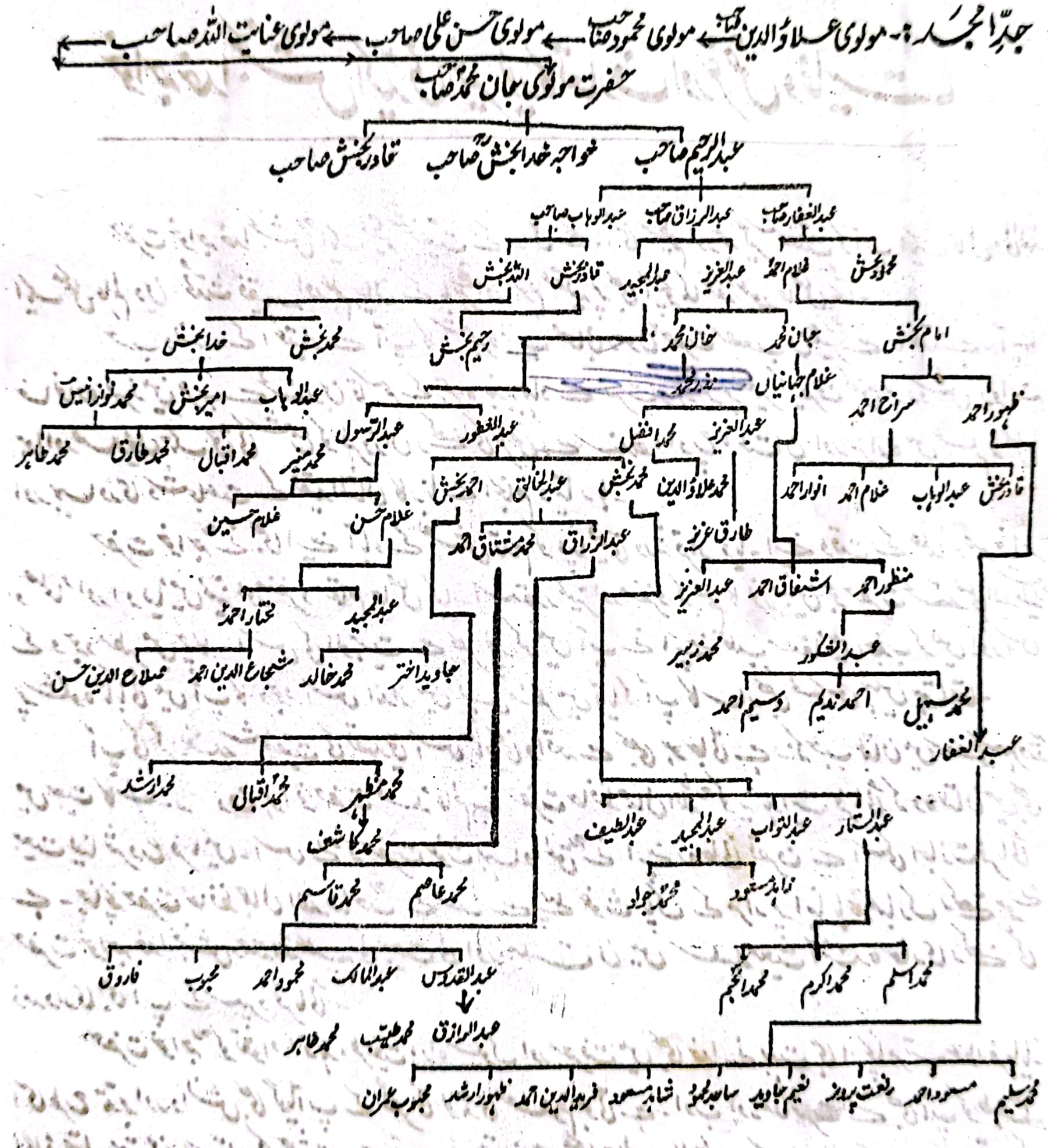

کتابت عبدالشکور پائیدار

خواجہ خدا بخش اکیڈمی خیر پور کا تعارف اور غرض و غایت

حضرت خواجہ خدا بخشؒ ایک عظیم شخصیت کے حامل تھے۔ اتنی عظیم اور ہمہ گیر شخصیت کہ آپ ایک کامل ولی اللہ ایک مکمل عالمِ دین، مُحدِّث فقیہہ اور علمِ بیان کے ماہر تھے اور علومِ عقلیہ پر بھی آپکو کما حقہٗ عبور حاصل تھا۔

حسب ونسب کے اعتبار سے آپ کا شجرہ نسب صحابیِ رسولؐ حضرت مصعب بن عمیرؓ سے جا ملتا ہے۔ آپکا خانوادہ سرزمینِ عرب سے محمد بن قاسم کے ہمراہ جذبہ جہاد ~~[illegible]~~ خیر کیطرف کفن بر دوش روانہ ہوا اور صدیوں تک حق کی شمع کو فروزاں رکھنے کی غرض سے سندھ، اوچ، ملتان اور ہزارہ میں علم و عمل اور بہادری و شجاعت کے فقید المثال کارنامے انجام دیتا رہا۔

حضرت خواجہؒ نے بھی اپنے آباء کے نقشِ قدم کو اپنا قیمتی ورثہ قرار دیا۔ اپنے وقت کے علماءٗ و صوفیاء و صلحاء اور دنیا میں ممیز اور منفرد مقام حاصل کیا۔ اسقدر ممیز اور منفرد کہ علم کا نورِ مبین جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ مطہر میں چمکا۔ اس کی الوہیت سے بھر پور کرنیں آپ نے اپنے قلبِ مصفا میں جذب کرلیں اور اس پرشکوہ تابانی میں آپ کا وجود اس انداز میں پس منظر میں آیا کہ آپ کا سایہ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا۔

آپ کی گرانقدر شخصیت کی تصدیق اس تاریخی واقعہ سے بھی ہو جاتی ہے کہ جب ملتان میں سلسلہ سہروردیہ میں بیعت کا سلسلہ موقوف ہوا تو حضرت قبلۂ عالم نے حضرت حافظ جمال اللہؒ کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ ملتان میں بھی بیعت لینا شروع فرمائیں۔ اس لئے کہ حضرت غوث بہاوالحقؒ نے اپنے روحانی تصرف سے اسکی اجازت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت حافظ جمال اللہ صاحبؒ نے سب سے پہلے غوث پاک کے مزار پر اپنا ہاتھ مبارک رکھتے ہوئے حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت لی اور ملتان میں سلسلہ بیعت آئندہ جاری رکھنے کی ذمہ داری بھی آپ کے سپرد فرمائی۔

حضرت خواجہؒ کو تقویٰ، زہد، طریقت، راہ سلوک اور معرفت میں بھی خدا نے بہت ہی اونچا مرتبہ عطا فرمایا۔ اسی طرح تدبر اور دانش بھی گویا آپ کے گھر کی لونڈی معلوم ہوتی ہے۔ ادب اور معاشرت سے بھی آپ کو طبعاً لگاؤ تھا۔ بہترین استاد کی حیثیت سے آپ نے ملتان میں مکمل چالیس سال تک درس دیا۔ آپ اپنے وقت کے مصنف اور محقق بھی تھے۔ لیکن تقریباً دو صدیاں گذر جانے کے باوجود آپ کی ایسی عظیم شخصیت ماضی کے پردوں میں مستور رہی ہے۔ اور آپ کی حیاتِ مبارکہ کے تمام تر گوشوں کو آئندہ نسل اور انسانی معاشرے میں اجاگر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ آپکا مسلک، آپ کے ارشادات، آپ کا طرزِ عمل، آپکا طرزِ تدریس، آپ کے خیالات، آپکی

کرامات ، آپ کے تدبر انگریز اور دانش خیز اقوالِ زرّیں آج کے انسان کے لئے گرانقدر موتی آبدار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

چنانچہ ہمارے دل میں یہ تحریک ابھری کہ ایک ایسی عظیم شخصیت کے کارہائے نمایاں اور اسکی تاریخ کو منظرِ عام پر لانے کیلئے ایک ادارہ تشکیل دیا جائے۔ جو تحقیق و تدقیق سے اس کارِ خیر کی تکمیل میں سرگرمِ عمل ہے۔ یہ جذبہ تھا اور یہ غرض و غایت جس کے پیشِ نظر خواجہ خدابخش اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اس اکیڈمی کے حسبِ ذیل عہدیداران ہیں۔

۱۔ سرپرست :۔ صاحبزادہ ریاض احمد رحمانی
۲۔ صدر :۔ عبدالمجید پیرزادہ (ایڈمنسٹریٹر بلدیہ بہاولپور)
۳۔ نائب صدر تالیفات و :۔ محمد نواز انیس پیرزادہ
۴۔ نائب صدر نشر و اشاعت :۔ مختار احمد پیرزادہ
۵۔ نائب صدر تقریبات :۔ محمد اختر جاوید ایڈووکیٹ
۶۔ جنرل سیکریٹری :۔ رشید عثمانی (لیبر انسپکٹر)
۷۔ جائنٹ سیکریٹری :۔ پیرزادہ محمد افضل نظامی ایڈووکیٹ بہاول پور
۸۔ سیکریٹری مالیات :۔ محمد عبدالستار پیرزادہ

مجلس عاملہ :۔

۱۔ محمد مشتاق احمد پیرزادہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر سوشل ویلفیئر ملتان
۲۔ عبدالقدوس پیرزادہ
۳۔ عبدالعزیز پیرزادہ
۴۔ عبدالغفار پیرزادہ
۵۔ عبدالمجید پیرزادہ
۶۔ محمد اقبال پیرزادہ
۷۔ انوار احمد پیرزادہ

اکیڈمی کے فرائض :۔

▲ حضرت خواجہ خدابخش رحمتہ اللہ علیہ کی حیاتِ طیبہ پر تحقیق اور تصنیف شدہ کتب کی اشاعت۔
▲ حضرت خواجہؒ کے خلفاءؒ کی زندگی پر تحقیق اور متعلقہ مواد کی اشاعت۔
▲ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے خلفا سے متعلق مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتب کی تلاش، فراہمی، اُن کے تراجم اور اس مواد پر مزید تحقیقی غور و فکر کے بعد نئی تدوین و ترتیب کے ساتھ اشاعت کا بندوبست
▲ اس ضمن میں ملک کے نامور مؤرخ، ادیب، دانشور اور علماء کو دعوتِ فکر پیش کرنا۔
▲ حضرت خواجہؒ کا یوم منانا، مختلف علمی ادبی تقاریب اور مشاعروں کا انعقاد۔
▲ شریعت محمدی کے احکام کی پیروی ہی چونکہ حضرت خواجہؒ کا مسلک تھا۔ اسلئے آپ کے مسلک کی تبلیغ کرنا۔

بحمداللہ اس ادارے نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالتے ہی انتہائی مشکلات کے باوجود مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے سلسلہ میں مقدور بھر کدوکاوش کی جس کی تفصیلات جنرل سیکریٹری کی جانب سے اگلے صفحات میں پیش کی جا رہی ہے۔ جو ملاحظہ فرمائی جا سکتی ہے۔

قارئین حضرات اور حضرت خواجہؒ کے عقیدتمندوں سے پرزور اپیل ہے کہ وہ اکیڈمی سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ تاکہ یہ ادارہ اپنے مقاصد کے حصول کے لئے مزید فعال اور مستعد ہو سکے۔

منجانب :۔ محمد نواز انیس پیرزادہ
نائب صدر تالیفات و
خواجہ خدابخش اکیڈمی خیرپور
بہاول پور ڈویژن

جائزہ

اللہ جلّ شانہٗ کے فضل و کرم خواجہ خدا بخش اکیڈمی خیرپور کا قیام ایک سال پیشتر عمل میں آیا۔ اس ادارے کے پیش نظر سلطان العارفین حضرت خواجہ خدا بخش کی تعلیمات کو تقریر و تحریر کے ذریعے لوگوں تک پہنچانے اور دوسرے بزرگانِ دین کے لائقِ تقلید کارہائے نمایاں پر تحقیق کرنے کے علاوہ علمی اور ادبی سرگرمیاں جاری رکھنا بھی ہے بحمد اللہ یہ ادارہ اپنے محدود مالی وسائل کے باوجود اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے راہ عمل پر گامزن ہے۔ گذشتہ برس عرس مبارک حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے موقع پر ایک مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس میں سرائیکی مجلس ملتان، بزم نقوی احمد پور شرقیہ اور بزم ریاض رحمانی خیرپور کے معروف شعراء کے علاوہ ملتان ڈویژن اور بہاول پور ڈویژن کے نامور شعراء نے بھی شرکت کی اور حضرت خواجہ غریب نوازؒ کے حضور خراجِ عقیدت پیش کیا۔ جسے حضرت خواجہ غریب نواز کے عقیدتمندان اور مریدانِ باصفا نے بہت پسند کیا۔

مذہبی امور کے وفاقی وزیر عالیجناب مولانا کوثر نیازی کے دورۂ بہاول پور ڈویژن کے موقع پر انہیں اکیڈمی کی جانب سے آستانہ حضرت خواجہ غریب نوازؒ پر آنے کی دعوت دی گئی۔ آپ نے اکیڈمی کی دعوت قبول کرتے ہوئے آستانہ عالیہ پر حاضری دی اور دربار شریف سے متعلق مسائل پر تبادلۂ خیال فرمایا۔

خیرپور میں حضرت خواجہ غلام فرید رحمتہ اللہ علیہ کی یاد میں "جشنِ فرید" کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر خواجہ خدا بخش اکیڈمی نے نمایاں خدمات انجام دیں اور اس ادارہ کے اہلِ قلم نے جشنِ فرید کی ادبی اور شعری نشستوں میں شریک ہو کر ان کی رونق میں اضافہ کیا۔

اس ادارہ کے بعض اہلِ قلم کی نگارشات ملک کے ادبی جرائد میں شائع ہوتی ہیں۔ نشر و اشاعت کے دوسرے ذرائع بھی انکی نگارشات کو قبول کرتے ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس ادارے میں جناب ریاض احمد رحمانی جیسے نامور شاعر، ادیب و خطیب، جناب ایم اے مجید پیرزادہ جیسے صاحب طرز انشاء پرداز، جناب محمد نواز انیس پیرزادہ جیسے محقق اور ادیب، جناب مختار احمد پیرزادہ، جناب محمد مشتاق پیرزادہ، جناب جاوید اختر پیرزادہ ایڈوکیٹ اور جناب محمد افضل پیرزادہ ایڈوکیٹ جیسے اہلِ قلم شامل ہیں۔ جن کی مساعیٔ جمیلہ سے خواجہ خدا بخش اکیڈمی ایک جاندار ادارہ کی حیثیت سے علمی اور ادبی حلقوں میں تیزی سے متعارف ہو رہا ہے۔ اکیڈمی کو ملک کے نامور اہلِ قلم کا تعاون بھی حاصل ہے۔

جناب محمد نواز انیس پیرزادہ ایک کتاب "توصیفیہ" کے نام سے لکھ چکے ہیں۔ جس کی طباعت کا انتظام ہو رہا ہے۔ ان کے قلم سے حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "توفیقیہ" کا ترجمہ بھی لکھا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح جناب عبدالمجید پیرزادہ "سرِ دلبراں" کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ جو حضرت خواجہؒ کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے اور یہ حضرت مولانا عبیداللہ ملتانی کی تصنیف ہے۔ یہ کتابیں انشاء اللہ اہلِ دانش حضرات کی توقعات پر پوری اتریں گی۔

خواجہ خدابخش اکیڈمی نے ایک نیک کام کا آغاز کیا ہے۔ جس کی نہ صرف ضرورت تھی بلکہ جس کے اثرات ملک و ملت اور آنے والی نسلوں کے لیئے بھی مفید ہونگے۔ جس سے تخلیقی ادب میں بھی گرانقدر اضافہ ہوگا۔ خواجہ خدابخش اکیڈمی کے زیرِ اہتمام امسال بھی عرس مبارک کے موقع پر ایک عالیشان اجلاس ہو رہا ہے۔ مجلس مذاکرہ محفلِ مشاعرہ اور محفلِ سماع کی نشستوں میں نامور اہلِ قلم اور اہلِ فن شرکت کر رہے ہیں۔ اس قسم کی تقریبوں کا اہتمام اکیڈمی کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ اس اکیڈمی کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والی تقریبوں کی کاروائی اور اہلِ قلم کی نگارشات کی اشاعت بھی ہمارے پروگرام کا حصہ ہے اس مقصد کیلیئے "منارہ نور" کے نام سے یہ کتابچہ شائع کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اہلِ علم حضرات اس اکیڈمی کی مستعد کارگذاری سے باخبر رہیں۔

انشاء اللہ العزیز یہ اکیڈمی اہلِ قلم، اہلِ علم، اپنے مداح اور حضرت خواجہ غریب نواز کے ارادتمند حضرات کے تعاون سے اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہو کر رہے گی۔

رشید عثمانی

جنرل سیکرٹری

خواجہ خدابخش اکیڈمی خیرپور

بہاولپور ڈویژن

بشکریہ ریڈیو پاکستان
بہاول پور

حضرت خواجہ خدا بخش علیہ الرحمت خیرپوری

حضرت خواجہ خدا بخش علیہ الرحمت خیرپوری سلسلہ چشتیہ دے بڑے برگزیدہ بزرگ شمار تھیندے ہن۔ آپ دا آبائی شہر تلمبہ ہا تے آپ نے اپنی زندگی دا آخری حصہ خیرپور وچ گذارا تے اتھائیں اپنی جان مالکِ حقیقی دے سپرد کیتی۔ محمد بن قاسم نے جڈاں سندھ تے چڑھائی کیتی تاں خواجہ غریب نواز دا خاندان وی محمد بن قاسم دے مجاہداں دے ٹولے نال سندھ وچ آیا۔ تے فتح دیبل دے بعد سندھ وچ ہی رہ پیا۔ بلقاب ابن سعدؒ دے مصنف دی روایت دے مطابق آپ دے مورثِ اعلیٰ ہک جلیل القدر صحابی مصعب بن عمیرؓ ہن۔ خواجہ صاحب دا خاندان محمود غزنوی دے دور تک سندھ وچ رہیا پر ایندے بعد ملتان منتقل تھیا۔ تاریخی حوالاں کنوں پتہ لگدا ہے کہ آپ دے جدِ امجد حضرت خواجہ حسنؒ ملتان دے حاکم مقرر تھئے۔ ایں خاندان دے بزرگ مدتاں تک دین دی سرفرازی تے سربلندی واسطے خدمت کریندے رہے تے بعد وچ ملتان کولوں تلمبہ منتقل تھی گئے۔ جیہڑاں عہدِ جہانگیری وچ آپ دے بزرگ حضرت قاضی علاؤالدین کوں قلعہ تلمبہ دا حاکم مقرر کیتا گیا۔ حضرت خواجہ خدا بخش اپنے وقت دے بلند پایہ عالم تے ولی اللہ ہن۔ تے آپ نے روحانی فیض حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی کولوں حاصل کیتا تے انہاں دے ہتھ تے بیعت کیتی۔ صحیح معناں وچ اگر عالمِ دین عامل قرآن تے شریعت ہووے تاں او وارثِ انبیاؑ شمار تھیندا ہے۔ پر آپ تاں عالم باعمل ہوون دے نال صوفی باصفا تے ولی اللہ وی ہن۔

اِے خیرپور دی خوش قسمتی ہے کہ خواجہ صاحبؒ نے خیرپور جیہی اُجڑی پجڑی وستی کوں اپنی سکونت واسطے پسند کیتا تے زندگی دے آخری سالاں تک دینی خدمت سرانجام ڈِتی تے نال ہی روحانی فیض کولوں وی ہزاراں لوکاں کوں سرفراز تے مالا مال کیتا۔ اے تاں سچ ہے کہ دینِ اسلام ایسا مذہب ہے جیڑھا رہندی دنیا تک قائم رہسی پر ایں گال کولوں وی انکار نہیں کیتا ونج سگدا کہ بزرگانِ دین نے کفر دے اندھاراں وچ وحدت تے حقانیت دیا قندیلاں بال تے دینِ محمدیؐ دے اجالے کھنڈائے۔

خواجہ خدا بخش علیہ الرحمت نے اپنے آپ کوں رسولِ پاکؐ دی تابعداری وچ اتنا ڈھال ڈِتا کہ آپ اخلاقِ محمدیؐ دا پورا نمونہ بن گئے۔ حضرت محمدؐ اکرم کہروڑی فرمیندے ہن کہ جیں اخلاقِ محمدیؐ دا ہوبہو نمونہ ڈیکھنا ہووے تاں او حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ دی زیارت کر گھنے کیونکہ آپ اخلاقِ محمدیؐ دا صحیح نمونہ ہن آپ نے اپنی ساری زندگی بڑی سادگی نال ریاضت، عبادت تے مجاہدہ وچ گذاری آپ دا نظریہ اے ہا کہ ؎

زندگی پیدا برائے بندگی
زندگی بے بندگی شرمندگی

مرداںِ حق کوں قربِ الٰہی حاصل کرن واسطے بڑے جتن کرنے پوندے ہن تے بڑیاں اوکھیاں منزلاں وچوں گزرنا پوندا ہے۔ سب آستاناں کوں چھوڑ تے صرف اوں مالکِ حقیقی دی درگاہ وچ سر جھکا ونا پوندا ہے۔

خواجہ غریب نواز وحدت الوجود دے بڑے داعی تے علمبردار ہن نے آپ دی مشہور تصنیف "توفیقیہ" وحدتِ حق دی تعلیم تے تفسیر دی ہک جامع تے مکمل کتاب ہے۔ بڑے بڑے عالم تے صوفی ایں کتاب کوں رہبری تے روشنی حاصل کریندے ہن۔ حضرت خواجہ خدابخش علیہ الرحمت دی عبادت تے ریاضت دا اندازہ ایں واقعہ کوں لوں تھیندا ہے کہ حضرت نور محمد مہاروی قبلہ عالم نے اے وصیت کیتی کہ میڈا جنازہ او پڑھاوے جیں کوں سنت دی اپنی زندگی وچ قضا نہ کیتی ہووے۔ جڈاں قبلہ عالم صاحب دا وصال تھی گیا۔ تاں آپ دی وصیت دے مطابق ایہو جئے شخص دی تلاش شروع تھی۔ جیڑھیا ایں معیار تے پورا اترے بڑے بڑے عالم، فقیہہ تے صالح ایں مجمع وچ موجود ہن پر کہیں وی اگھاں ودھن دی ہمت نہ کیتی آخر کار حضرت خواجہ خدابخش رحمتہ اللہ علیہ نے اگھاں آ تے فرمایا کہ پیر و مرشد نے ایں گنہگار کوں فاش کر ڈتا ہے۔ فقیر تے رب سائیں دا کرم ہے کہ اج تائیں کوئی مستحب وی قضا نہیں تھیا۔ تے آپ نے حضرت قبلہ عالم دی نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت خواجہ غریب نواز دے صوفی باصفا ہوون وچ کوئی وی شک شبہ نہیں کر سکدا۔ آپ غیر اللہ کوں لوں بے نیاز، اچھے اخلاق تے افعال دے مالک ہن تے ہر ویلے مالکِ حقیقی دی رضا وچ راضی رہن والے درویش ہن۔ صوفیائے کرام دے بارے وچ مشہور محقق حضرت ابوالحسن نوری ایں فرمیندے ہن کہ صوفی او لوگ ہوندے ہن جنہاں دی روح بشریت دی تاریکی تے نفسانی خواہشاں کوں لوں پاک صاف ہوندی اے تے جیڑھے دنیا دی حرص کوں لوں نجات حاصل کر کے حق تعالٰے دے حضور سر جھکا ڈیندے ہن۔

آپ کوں خلقِ خدا نال اتنی محبت ہئی کہ آپ اکثر رو رو تے رب کوں لوں اے دعا منگدے ہن کہ اے ڈوہاں جہاناں تے مالک میں تیڈے کوں لوں ایندے سوا کجھ نہیں منگدا کہ تو ابلیس کوں موت ڈے یا جہنم دی بھا کوں ٹھڈا کر ڈے یا میڈے جسم کوں اتنا پھیلا ڈے کہ دوزخ میڈے جسم نال بھر ونجے تے کوئی ڈوجھا شخص ایندے وچ نہ سما سگے۔

آپ دی طبیعت شعر و شاعری نال وی رغبت رکھدی ہئی۔ آپ دا کوئی زیادہ کلام تاں نئیں مل سگا۔ پر اے اویں آکھا ویندا ہے جو "جیڑا" دے عنوان نال جیڑھے شعر ہن او آپ نے موزوں کیتے ہن تے او آج وی آپ دے عقیدتمند وڈی محبت نال وظیفے دے طور تے پڑھدے ہن۔ چند شعر نمونے دے طور تے پیش ہن ؎

اٹھی جیڑا اللہ اللہ یاد کر — سُتے سُتے نہ عمر برباد کر
سُتے سُتے آ گیا وقت سحر — ایں گھڑی توڑے خدا کوں یاد کر
آسماناں تے فرشتہ آکھدا — اٹھی غافل کیوں پیا ہیں جاگدا
صبح ویلے منگ دعا ایمان دی — بخشے تیکوں تندرستی جان دی
صبح ویلے وقت ہے روشن دلی — ایویں فرمایا شکر گنج ولی

جیڑھے ویلے تاریخ اسلام دا کوئی طالب علم اسلام دا ہک مذہبی تحریک دی حیثیت نال مطالعہ کریسی تاں او مجبور تھی ویسی کہ خلفائے راشدین دے بعد انہاں بزرگانِ دین دی زندگی دا جائزہ گھنے۔ کیونکہ ایہے بزرگ دینی تاریخ دا ہک لازمی حصہ ہن۔ اگر انہاں دیاں زندگیاں کوں نظر انداز کر ڈیتا ونجے۔ تاں اسلام دی مذہبی زندگی وچ خلا پیدا تھی ونجے۔ ایہا وجہ ہے کہ صدیاں گذر ونجن دے باوجود دنیاں انہاں کوں نئیں بھلا سگدی ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد زعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

خواجہ غریب نواز تے ۲۸ محرم ۱۲۵۱ھ کو خیرپور وچ وفات پائی۔ تے آپ دا مزار اج تک مرجع خلائق ہے۔

عبدالمجید پیرزادہ
ایڈمنسٹریٹر بلدیہ بہاول پور

۵

ریاض رحمانی

جن تے ڈیدھاں نور دا لسکارہے چمکار ہے
خیرپور دا ذرہ ذرہ مطلعِ انوار ہے

توں خدا دا بخش ہیں بخشش خدا ڈتیے تیکوں
جیکوں بخشا نویں چا توں بخشش دا او حقدار ہے

خیرپور دا ماݨ ہے مٹی تیڈی درسال دی
تیڈے سِر حافظ جمال اللہ دی دستار ہے

فیض تیڈا عام ہے جا جا تے ہن غوثے تیڈے
خود ہیں بے سایہ مگر سایہ تیڈا چودھار ہے

توں ہیں خواجہ قبلہ عالم دے جنازے دا امام
کون ہے جیکوں تیڈی عظمت کنوں انکار ہے

تیڈی مرضی ڈیکھ کے دریا بدل وینداہے رخ
رب دی قدرت ہے تیڈا پاݨی وی تابعدار ہے

ساقیا! احسان کر ہک معرفت دا جام ڈے
ہݨ طبیعت علم دے چکریں کنوں بیزار ہے

وقت دے سلطان تیڈے آستاں تے سجدہ ریز
بادشاہ جھڑ آتے پیندے ہن تیڈا دربار ہے

جھولیاں اڈ کے کھڑن خواجہ تیڈے در دے فقیر
جھولیاں بھر ڈیندے لقب تیڈا سخی سرکار ہے

اپݨی اپݨی پونجیاں گھن کے کھڑن امیدوار
پردے وچ یوسف ہے بھریا مصر دا بازار ہے

خیرپور کوں تیں سنڑھپ بخشے تیڈے روضے دی خیر
شہر ہے سوہݨا تیڈا سوہݨا تیڈا دربار ہے

حضرتِ خواجہ دے سائے وچ پیا وسدے ریاض
بخت کیڈے نیک ہن تورے جو او گنہگار فرخ تار ہے

۵

نقوی احمد پوری

ساڈی خوش بختی ہے جو ملاح ساڈا یار ہے
خوف ہے کیا ساکوں جو بیڑا آر ہے یا پار ہے

جیتنی شیریں کوں جیکر نہر کھٹ دل کھیر دی
جے اے ہمت ہئی تاں اے تیشہ ہے او کہسار ہے

سامنے اور کھڑتے شیشہ ڈیدھے صورت آپ دی
آپ عاشق ہے کریندا آپ دا دیدار ہے

پیار وچ جیڑھا جو ڈیندا ہے زمانے کوں بھلا
این جہا دیوانہ تاں ہشیاراں توں ودھ ہشیار ہے

لوڑ ہے چشم عنایت دیدِ ان تے ہیر چا
تیڈی سک ساکوں ہے بس تیڈا کرم درکار ہے

پھل توں ودھ ہیں جانڑدا اجیندا ہاں اوندی نوک کوں
جیڑھا تیڈی گول وچ پیراں کو چبھدا خار ہے

دید دی سک ہئی تاں دل مٹی دے وچ پرزے وخ
توں ڈہا رستے دے وچ جیڑھی کھڑی دیوار ہے

ونج تے منجھیں چھیڑ توں بیلے دے وچ ونجھلی وجا
تیکوں جے مطلوب تیڈی ہیر دا دیدار ہے

سک نہیں لہندی عشق دی اکھ نال ہیں ڈٹھا جو ہم
شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

انج وی ہر شبیر کیتے کربلا دا دشت ہے
انج وی حق آکھاں تاں ہر منصور کیتے دار ہے

انج نال ڈیکھوں کیا خدا تے نا خدا دی سوچ ہے
جوشش ہے دریا دے وچ طوفان ہے نیں تار ہے

ونج تے باہندے صاحب اسرار دی محفل دے وچ
لوک آدھے ہن جو نقوی صاحب اسرار ہے

۵

رشید عثمانی

اے سخی رب دا ولی تیڈا سخی دربار ہے
تیڈے لڑ لگدا ہے جیڑھا اوندا بیڑا پار ہے

معرفت دا رنگ خوشبو حق دی ہے ہر کھل دے وچ
کیڈا سوہنا کھلیا ہویا چشت دا گلزار ہے

توں ولایت دے فلک تے ہیں چمکدا ہویا چن
خیرپور دے شہر وچ سارا تیڈا چمکار ہے

تیڈا ناں ہے اے خدابخش آسرا میڈے جیتے
تیڈے ناں تے بخش ڈیسی رب جو بخشنہار ہے

زندگی ساری تیڈی گذری ہے رب دے پیار وچ
تیکوں رب پیارا ہے تیڈے نال رب کوں پیار ہے

فیض ہے نور محمدؐ دا جمال اللہ دا
تیڈا ناں دنیا اتے عظمت دا ہک مینار ہے

اولیاء اللہ تھے ہن تیڈے در توں فیضیاب
تیڈے سر تے سئیں جمال اللہ دی دستار ہے

سجھ کوں شرمندہ کرے ہر ذرہ تیڈے شہر دا
شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

تیڈی تعلیمات تے ساکوں اے ڈیندا ہے سبق
معرفت دے علم باجھوں زندگی بیکار ہے

اپنے ستڑے لیکھ تیڈے در تے گھن آیا ہاں میں
جاگ پوسن لیکھ تیڈی ہک نظر درکار ہے

وقت دے دریا... دے وچ رکھنی ہے تیں میڈی سنبھال
میں ہمی سرکار من تارا تے پانی تار ہے

میڈے خواجہ میڈے زخماں دا کوئی دارو ڈسا
چل گئی میڈے بدن تے وقت دی تلوار ہے

ول زمانے کوں ضرورت ہے تیڈے افکار دی
ہر نظر ہے بے بصر ہر ذہن اج بیمار ہے

رب نے میڈے خواجے کوں اے شان کیتی ہے عطا
آسرا ہے بکھیاں دا ڈکھیاں دا غمخوار ہے

تیں لکھی "توقیفیہ" توصیفیہ لکھی انیس
فیض ہے تیڈا ادب دا اے وی ہک شاہکار ہے

ماں اپنی خوش نصیبی تے کریندا ہے رشید
اے وی تیڈے قرب دی لذت کنوں سرشار ہے

مجید پیرزادہ

رباعی

خدایا طفیل ایندے میڈی خطا بخش
میڈے پیر دا ناں ہے خواجہ خدابخش
خدابخش خواجہ وسیلہ ہے میڈا
مجید ایہا ہر ویلے منگدا ہے، دعا بخش

صابر بخاری

کھڑے کافر کوں تیڈی عظمت کنوں انکار ہے
دین تیڈا درس ہے مسلک خدا دا پیار ہے

لوک آدھن عرس ہے میلہ ہے تیڈے شہر وچ
میں اکھیندان منعقد سرکار دا دربار ہے

مدتاں گذریاں برابر ہے فیض جاری ہے تیڈا
کوچے کوچے وچ تیڈی تعلیم دا مسکار ہے

توں صداقت دا نگینہ توں ولایت دا گہر
تیڈے سر تے علم دی عرفان دی دستار ہے

مظہر مسعود

نور ڈسے ہن بام و در تے نور دی دیوار ہے
تیڈا روضہ ہے کہ ڈیکھاں مصدرِ انوار ہے

کتنا اپنا پا ہے تیڈی جھوک دی جھولی دے وچ
ایویں لگدے پیار ایندا جیویں ما دا پیار ہے

کالہوݨ دھو ڈے میڈے اعمال دی ایندے طفیل
شہر ہے سوہݨا تیڈا سوہݨا تیڈا دربار ہے

ڈیکھ تاں سئی کون ہے در تے جیڑھا اپنڑا کھڑے
کیندے پیریں پیار دی رنجھول دا چھنکار ہے

توں کرم دی اکھ جے بھالیں چا تاں بکھڑا ہندی ہے تیکوں
او تاں میں نکھجا ٹھداں جیڑھا میڈا کردار ہے

اے وی انویں ہن میڈے لیکھاں اُتے کر چا نظر
جیویں تیڈے گیسواں دا سلسلہ خمدار ہے

ہیں حیاتی دا سفینہ تیکوں ڈتا ہم سنبھال
میکوں کیا جیتا جو بݨ او آر ہے یا پار ہے

آپݨے چانݨ دے صدقے بال چا ڈیوا میڈا
رات وی کالی ہے میڈا پندھ وی دشوار ہے

ڈھاندا پوندا اوکھا سوکھا تیڈے در تے آ کھڑا
دل وی چا کوں چاک ہم دامن وی تار و تار ہے

غیر ہو وی گیسواں دی آ بݨیا قیدی چا کر
میڈے کھنڈڑے ذہن کوں زنجیر ہک درکار ہے

ہن ڈسے دے وچ مسعود اوندے ناں دا والا پاتاں گھن
ول نہ کر وسواس اگوں آپ ذمے دار ہے

شوخ ریاستی

نغمے گاندن بلبلاں گلشن اندر چہکار ہے
اللہ ھو دی گونج سن چو گوٹھ ہے چودھار ہے

عرس ہے نواب دا اج اِیں خیرپور دے شہر وچ
روشنی گھر گھر ہے تے سجّا پیا بازار ہے

گلی گلی کوچہ کوچہ ہن عجب اعلیٰ قدر
شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

ذرہ ذرہ ڈیکھ تے روضے کوں ہے مدحت کناں
ہوکا اج ڈیندا کھڑا عظمت دا اے مینار ہے

گُھپ اندھارے دے اندر نیں ڈیوا بالیا دین دا
پاک بھتی تے پاک کیتو پاک دا کردار ہے

چھیڑ تے وحدت دے نغمے مُہر ڈتونی جو پیام
تیڈا اِیں دھرتی تے اے احسان ہے ایثار ہے

کیا عجب اتھ لوک رہندن باادب تے باشعور
توڑے ہوم مسکین ہے کوئی مگر خوددار ہے

کیوں نہ ہوون لوک اتھوں دے بھلا روشن ضمیر
نگری ہے درویش دی اے بھید ہے اسرار ہے

تھی ونجن مقبول تے منظور جو اشعار ہن
تحفہ ہے اے شوخ دا جو درد دا فنکار ہے

رفیق احمد پوری

رحمتاں دا مینہہ برسدے نور دا لسکار ہے — روضہ تیڈا تیڈی عظمت دا علمبردار ہے
بخت ور ہے خوش مقدر ہے تے خوش آثار ہے — خیرپور تیڈے طفیلوں لائق دیدار ہے
دین تے دنیا تیڈے احسان تے ممنون ہن — عرس ڈیندا ہے گواہی کیا تیڈی سرکار ہے

سن تے فیضِ عام تیڈی بزم دے ونج آ گیاں
بادۂ توحید میکوں دی ذری درکار ہے

CS CamScanner

اختر تاتاری

شان ہے عالی تے سب دے نال تیکوں پیار ہے　　شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

روضے تیڈے کوں ڈٹھم ہن فیض دے بابے اتھاں
نعرے حق ہو دے ڈٹھم منگدے سچے تاں رب اتھاں
منتاں منے خلق تے لکھ پے کرن چاہے اتھاں
گھن شفا ویندن جو آندن درد دے مارے اتھاں
کھڑدے ہن صف دے وچ تارے تے من تارے اتھاں

فیض تیڈا عام ہے جگ وچ تیڈی تعریف ہے
چرچے جا جا ہن تیڈے منہ تے تیڈی گفتار ہے　　شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

دیر تھیندی ہے کتھاں وچھڑیاں کوں ڈیندیں توں ملا
کیا کراں تیڈی کرامت دا بیاں تو خود ڈسا
ہندو زادی کوں جو آکھو آپ دا بنڑا ڈا کیا
اوں جو ڈٹھا گھوٹ تیڈا کفر سارا مُل گیا
ورد ہس ول لا الٰہ سامنے ہس مصطفےٰ

تا ابد دنیا تے رہسی تیڈا زندہ نام سئیں
خیرپور تیڈے طفیلوں دین دا گلزار ہے　　شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

اے جہاتیں ہک شخص کوں نقشہ کرامت دا دکھائے
ہتھی تے پردہ پوش او کوں منہ ڈکھائے برقع لہائے
ہتھی گئے حیران کافر گھن تے او ایمان آئے
خواجہ تیں ہن معرفت دے علم دے دریا وہائے
جیڑھے ہن رلدے ودے تیں حق دے رستے تے چلائے

توں وی بندہ سر نوا تے فیض ایندے در توں پا
ہے سہارا اے دلیں دا آپ جو مختار ہے　　شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

ہیں سوالی بن تے آیاں آس توں میڈی پجا
دل دے وچ اے شوق ہے مدنی دا توں روضہ ڈکھا
در تے خالی آ کھڑاں جھولی میڈی خیرات پا
بیڑی میڈی سیڑھ وچ ہے ایکوں توں کنڈھی چا لا
جیندے در توں ملیں ہے پاتی سئیں نہاں دا واسطہ　　جے ذری چا دید بھالیں تاں مقدر بن ویسی
در تے آ بیٹھے تہوں اختر بہوں لاچار ہے　　شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

CamScanner

۸

گل شاہ گل

دور توں آیا کھڑاں کرنا تیڈا دیدار ہے
کھول پردا منہ ڈکھا در تے کھڑا بیمار ہے

خوش نصیبی ہے انہاں دی جو تیڈے نزدیک ہن
شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

جانداں تیڈی سخاوت دا ہے چرچا جابجا
معتقد ہے تیڈا کوئی اروار ہے یا پار ہے

تیڈے دروازے اتے منگنے ہزاراں ہن جبین
ہر کوئی اپنے درد دا کیتی کھڑا اظہار ہے

کاسہ خالی ہے میڈا بھر ڈے خدا دے واسطے
میکوں وی تیڈی نظر دا جام ہک درکار ہے

روسیاہی دھوڈے منڈی آپنی کرامات نال
میکوں اپنی کیتی دا اقبال ہے اقرار ہے

عیباں والی گنڈھ کوں کھولیو تاں بجدا کجھ نہیں
ڈیکھ تاں کردار میڈا جیں جھا دی گھر دار ہے

خیرپور دا سوہنا چمن تو نور دی خیرات ڈے
تیڈے چانڑ دا جو تیڈے شہر وچ چمکار ہے

گل و بجیں کھل، کھل انھوں برسات تھیوے فیض دی
انج تاں ہل میلے دے وچ میلے دا سوہنا وار ہے

سرور قریشی

۵

اِیں چمن وِچ تیڈی خوشبو ہے تیڈی مہکار ہے
پتے پتے ٹہنی ٹہنی تے عجب چہکار ہے

علم تے عرفان تیڈے دا وسیندا مینہہ بو دھار ہے
خشکی ہے اپھل پھل اُتے صحرا وی لالہ زار ہے

سب انھوں پے فیض پیندن فیض دا دربار ہے
کیا ہے در سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

پل دے وِچ پاتے مراداں جھولیاں بھر ویندن اتھوں
فیض ہے جگ وِچ تیڈا عالی تیڈی سرکار ہے

کیوں ہیں ریجھاں سفر اوکھا تے راہ نہیں جاندا
بن میڈا رہبر مدد میکوں تیڈی درکار ہے

المدد سوہنا سخی خواجہ خدا بخش المدد
ملتِ ختم الرسل تے کفر دی یلغار ہے

ربِ اکبر نور ہے تے رحمتِ عالم وی نور
نور وِچ ہیں نور توں جگ وِچ تیڈا لشکار ہے

ذاتِ احمد نور ہے قرآن وی اَہندا ہے نور
نوری تیڈا آستانہ نور دا چمکار ہے

ناں تاں سرور ہے میڈا بردا ہاں ہیں اوں ذات دا
ہے لقب سرور جیندا ڈوہیں جگ دا او سردار ہے

احمد بخش بھوآلی

خوبصورت خیرپور دے شہر دا دربار ہے
جلوہ نورِ الٰہی دا عجب انوار ہے

میں سدا بیمار ہاں، مجبور ہاں لاچار ہاں
اج میڈے بیمار کوں نظرِ کرم درکار ہے

تو اساڈا پیر کامل کاملاں دا رہنما
مظہرِ نورِ خدا اعلیٰ تیڈی سرکار ہے

پاک تیڈا شہر ہے تے خوبصورت رات ہے
کیا نرالی بات ہے تیڈا تے میڈا پیار ہے

اے میڈے خواجہ پیاسن گھن سوالی دی صدا
رات ڈینہہ ہے التجا دل طالبِ دیدار ہے

اسلام آزاد

خواجہ میڈے شہر دا سوہنا مٹھل من ٹھار ہے
مان ہے میکوں جو میں جے ڈکھیاں دا غمخوار ہے

رب نے میڈے شہر دی مندری دے وچ پاتا ہے نگ
شہر سارا جگمگا پے ایں نگ دا اے چمکار ہے

ہے عقیدتمنداں دا اج میلہ تیڈے شہر وچ
تو سہارا بݨ پوویں تاں سب دا بیڑا پار ہے

تیں سخی دے در تے سارے لوک آئے منتاں منݨ
جا بجا شہرت تیڈی لجپال ہے لجپال ہے

زندگی ویسی سدھر تے عاقبت ویسی سنور
ہیں جے عاصی ہن انھاں اِتھ تیں جہا لجپال ہے

حق تیڈی تعریف دا کیویں ادا تھیوے ڈسا
تو ولی اللہ دا آزاد او گنہگار ہے

قاصر احمد پوری

ہوش کیتی میکوں اصلوں جسم وچ تھر کا ہے
تیکوں پا تے گم تھیاں اے گالھ پُر اسرار ہے

زندگی دی بیڑی کھاندی ہے غوطے وات ڈینہہ
غم دے طوفاناں نے میکوں وِیڑھیا چودھار ہے

نال دل دے ڈیدھا بِہٹھاں تیڈے جلوے دی بہار
جیڈوں کیڈوں شہر وچ اَج بارشِ انوار ہے

کیوں نہ ڈیواں حاضری دربار تیڈے دی بھلا
تیڈی دعوت نے جو دل کوں کر ڈِتا لاچار ہے

تیڈے در تک کیا رسائی کر سگے او آدمی ہو
جیندے رستے وچ رکاوٹ ہوش دی دیوار ہے

کوچہ کوچہ ہے منور ذرہ ذرہ بخت ور
شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

میڈی دھاں سن پاک خواجہ میں بہوں بدکار ہاں
خیرپور دے شہر وچ کھلیا تیڈا دربار ہے

میں سوالی در تیڈے دا توں شہنشاہ وقت دا
راہِ اللہ میکوں اَج نظرِ کرم درکار ہے

صدقہ اپنے پیرا کر جام وحدت دا عطا
جھولی خالی ہے عمل دی سر گنہ دا بار ہے

رکھ توں قدماں وچ ہجر ہن جیونڑ توں قاصرؔ تھی گیاں
لحظہ لحظہ ہے قیامت زندگی دشوار ہے

شاکر احمد پوری

غیر لپڑ وے وارثا اُچی تیڈی سرکار ہے
تیڈے سِر تے نور دی دستار دا لشکار ہے
تیڈی ہستی سمجھ دے وانگوں منبعِ انوار ہے
تو ڈِتیں اُتھ ڈُکھاں غماں درداں دی بھاپو دھار ہے
تیڈا روضہ اکھ دی ٹھاڈھل روح دا گلزار ہے
شہر ہے سوہنا تیڈا سوہنا تیڈا دربار ہے

تیڈا ہر فرمان میڈا راہبر تے رہنما
تیڈی ہر گفتار میڈے واسطے ڈکھ دی دوا
تیڈا ہر اعلان ہے میڈے کیتے مشکل کشا
تیڈی ہر تدبیر میڈی زندگی دا آسرا
جے کرم دی دید تھی ویسی میڈا بیڑا پار ہے

میکوں تیڈی دید دی سک ہے مگر مجبور ہاں
تیڈا ہر جلوہ اکھیندے میں سراپا نور ہاں
میڈی اکھ کوں تاب کینی میں نہوں معذور ہاں
توڑے اہل اللہ دی الفت دے وچ مخمور ہاں
اے حیاتی بے ثباتی راہ دی دیوار ہے

تیں مفسر بݨ دکھائے قرآن دی آیات دا
سر نوایا دورِ حاضر دے منات ولات دا
بندگی دے وچ ڈکھایا تیں کرشمہ ذات دا
ہݨ سوا نیزے تے لہہ آوے جے سجھ آفات دا
دھپ دے وچ سٹر ساں نہ میں نیڑے، تیڈی دیوار ہے

دین دے ملبوس تے اعلیٰ تیڈا زرق ہیں
آسمانِ عشق تے توں آفتابِ شرق ہیں
شرک دے کنڈیالے بوٹے کیتے مثلِ برق ہیں
خالق کون و مکاں دے عشق دے وچ غرق ہیں
تیڈے دم دے نال وسدا عشق دا بازار ہے

خیرپور دی خاک دی عزت ودھایو مرحبا
دہر وچ آتے عجب رتبہ کمایو مرحبا
مرحبا اسلام دا پرچم چڑھایو مرحبا
مرحبا ایمان دا ڈیوا جگایو مرحبا
ذات تیڈی ہے بھلا ڈیندا ہے پیا منیا ہے

مہر دی ہک دید دا طالب ہے ایکوں ڈیکھ گھن
درد وچ کھنیندا ویندا ہے تنا کرداں افزوں ڈیکھ گھن
لے کرامت والیا اکھیں دے ہنجو ڈیکھ گھن
کوئی ہن ڈیکھے نہ ڈیکھے صاحبا توں ڈیکھ گھن
چھپکڑی سا ہوان ٹے تیڈے عشق دا بیمار ہے

توفیقیہ شریف

ترجمہ :۔ محمد نواز انیس پیرزادہ

سلطان العارفین حضرت خواجہ خدابخش رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف "توفیقیہ شریف" کا آسان اور سلیس اردو میں ترجمہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس کے ذریعے مسئلہ وحدت الوجود پر حضرت خواجہ خدابخش رحؒ کی علمی تحقیق سے اہلِ دانش اور اہلِ عقیدت حضرات کو ذہنی اور روحانی تسکین حاصل ہوگی۔

سِرِّ دلبراں

ترجمہ :۔ ایم۔ اے مجید پیرزادہ

سلطان العارفین حضرت خواجہ خدابخش رحمتہ اللہ علیہ کے محبوب خلیفہ حضرت مولانا محمد عبید اللہ ملتانی کی تصنیف "سِرِّ دلبراں" کا اردو ترجمہ سامنے آرہا ہے۔ جس میں حضرت خواجہ خدابخش رحؒ کے حالاتِ زندگی اور معمولات پر سیر حاصل روشنی ڈالی گئی ہے۔

توصیفیہ

از قلم:۔ محمد نواز انیس پیرزادہ

سلطان العارفین محبوبِ الٰہی حضرت خواجہ خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ کی تعلیمات اور مشاہیر بزرگانِ دین کے مسلک پر لکھی جانے والی کتاب میں مسئلہ وحدت الوجود اور تصوف کے دلپذیر مسائل پر ایک نئے انداز میں علمی اور تحقیقی بحث کی گئی ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور کے انسان کا اِن مسائل سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ اِن مسائل کے علم سے معاشرے میں انفرادی اور اجتماعی کردار کی تعمیر میں بڑی مدد ملے گی اور عامتہ الناس اہل اللہ کے علمی اور روحانی کارناموں سے فیضیاب ہوگی۔

(کاتب عبدالشکور پیرزادہ)